تعارف وتبصرہ

Bibliography of the Translations of the Meanings of the Glorious Quran into English:(1649-2002) . A Critical Study

مصنف: عبدالرحیم قدوائی

ناشر: مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف۔وزارۃ الشئون الاسلامیۃ و الاوقاف والدعوۃ و الارشاد، سعودی عرب سنہ اشاعت: ۲۰۰۷، صفحات: ۴۷۴، قیمت درج نہیں

زیرنظر کتاب گزشتہ ساڑھے تین سو سال کے عرصہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں قرآن مجید کے اہم انگریزی تراجم و تفاسیر کے تعارف و تجزیہ پر مشتمل ایک قیمتی دستاویز ہے، جو شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ کی جانب سے جدید اعلیٰ علمی معیار پر شائع ہوئی ہے۔اس کے مؤلف جناب عبدالرحیم قدوائی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ انگریزی میں پروفیسر اور اکیڈمک اسٹاف کالج کے ڈائرکٹر ہیں۔ موصوف انگریزی زبان وادب کے استاذ اور مغربی تہذیب وثقافت کے براہ راست مشاہد ہیں۔ یہ ان کی سعادت ہے کہ ان کی علمی زندگی کا آغاز ہی کتاب اللہ کی خدمت سے ہوا، جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔اس کتاب کی تالیف کا بنیادی مقصد انگریزی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کے سلسلے میں ہونے والے عظیم الشان کام کی کمیت و کیفیت کا ایک ناقدانہ جائزہ لینا ہے۔اس سلسلے میں یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا میں قرآن کے ترجمہ یا تفسیر کے معاملے میں جو بے اعتدالیاں ہوئی ہیں یا ان کے جو اچھے پہلو ہیں، کتاب میں دونوں ہی کا کماحقہ مطالعہ اور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

فاضل مؤلف نے اپنے مقدمہ میں قرآن کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کی تاریخ پر بھرپور تبصرہ کیا ہے اور اس پر تنقیدی نظر ڈالی ہے۔انھوں نے ان مسلم مترجمین کی علمی نارسائی کا تذکرہ کیا ہے جس کے نتیجے میں انگریز قارئین پر منفی اثر پڑا ہے۔مثلاً اشفاق حسن (پیدائش ۱۹۳۱) نے مولانا محمود حسن کے ترجمہ اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر کا انگریزی ترجمہ کیا تو پاکستان کی سیاسی ابتری کے ذکرِ بے جا کو تفسیر کا حصہ بنا دیا (ص ۱۹۸)۔انگریزی تراجم کا دوسرا نقص یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر علمی سرقہ کا ارتکاب ہوا ہے، خاص طور پر عبداللہ یوسف علی (م ۱۹۵۳) اور ایم ایم پکتھال (م ۱۹۳۶) کے ترجموں سے جن

لوگوں نے اکتساب کیا وہ ممنونیت کے اظہار سے گریزاں رہے۔ اس ضمن میں مؤلف نے مولانا ابوالکلام آزاد(م۱۹۵۸ء)، مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (م۱۹۷۹ء) مولانا محمد شفیع (۱۹۷٦ء) مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۹۴۹ء) اور محمود حسن (م۱۹۲۰ء) کے اسماء گرامی رقم کیے ہیں۔ مؤلف کی یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ مذکورہ بالا تراجم کی مغربی دنیا میں نامقبولیت کی ایک بڑی وجہ ان تراجم کی زبان کی کمزوری ہے۔(صXVI) آخر میں فاضل مؤلف نے ایک نئے ترجمہ و تفسیر کی ضرورت کا اظہار کیا ہے جو عصری اسلوب میں ہو، جس میں مخاطبین کے مذہبی وتہذیبی رجحانات کی رعایت کی گئی ہو، جو لفظی جکڑ بندیوں سے پاک ہو، اسباب نزول کو حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ سے مربوط کرنے والی ہو، صرفی ونحوی موشگافیوں سے آزاد اور فقہی مسالک کی گرفت سے دور ہو، تصوف اور سائنسی تشریحات سے گراں بار نہ ہو نیز بلا تکلف قابل مطالعہ وقابل دید ہو (صXVII-XIX)۔

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے ۴۷ مترجمین ومفسرین اوران کے ترجمہ وتفسیر کا تعارف وتجزیہ پیش کیا ہے، جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں پانچ ذیلی عناوین قائم کیے گئے ہیں۔ Biography کے زیرعنوان مؤلف نے ہر مترجم ومفسر کا سوانحی خاکہ انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے، البتہ بعض جگہوں پر سنین کا سراغ لگانا اب بھی باقی ہے۔ Publication History کے ضمن میں ترجمہ وتفسیر کی طباعت کی کیفیت وتاریخ، مختلف ایڈیشنوں، تعدادِ اشاعت اور اہم مطابع کی نشان دہی کی گئی ہے۔ مثلاً قادیانی مبلغ علی شیر علی (م۱۹۴۷) کے The Holy Quran کے بارے میں مؤلف نے لکھا ہے کہ وہ صرف ۱۹۸۲ میں تیرہ بار طباعت کے مرحلہ گزرا اور ۱٦۰,۰۰۰ (ایک لاکھ ساٹھ ہزار) نسخے قادیانی مسلک کی تشہیر کے لیے، پاکستان، غانا، ہانگ کانگ اور امریکہ میں تقسیم کیے گئے (ص۱۰٦) Features of the Translation کے زیرعنوان مؤلف نے ہر ترجمہ کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے اوراس کے مباحث کا تجزیہ کیا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ محقق گرامی کی کوہ کنی کی اصل جولان گاہ ہے۔ اس کے تحت بعض قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ غیر مسلموں کے تراجم کتنے ہیں اوران کی طرف سے ترجمہ کا کام کیوں اور کب بند ہوا؟ مستشرقین کے دباؤ میں تفسیر میں معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنے والے مسلمان کون ہیں؟ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کے ضمن میں مرتب

نے بجا طور پر لکھا ہے کہ عبداللہ یوسف علی اور محمد اسد کی مانند وہ معجزات کی بحث کو مستبعد یا محض علامتی قرار نہیں دیتے (ص ۱۵۷) اسی کالم کے تحت قادیانی مسلک کے خیالات ، ان کی عالمی سطح کی اشاعتی کوششیں، اہم شیعی و بریلوی خیالات نیز ان کے اکابرین سے واقفیت ہوتی ہے (ص XIII, XII، ۱۰۰، ۱۳۶، ۱۴۳۔ ۴۲۸)۔ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بیسویں صدی میں نوری خادم خان (وفات ۱۹۶۰ کے قریب)، عرفات کیو (وفات ۱۹۹۰ کے قریب) اور زیدان احمد اور زیدان دینا (وفات ۱۹۹۰ کے قریب) نے سائنس زدگی (Scienticism) کے سحر میں قرآن مجید کو سائنسی کتاب سمجھنے کی غلطی کی (ص ۲۵۲، ۴۱۱، ۴۵۲)۔ Mind Set کے زیر عنوان مصنف گرامی نے ہر مترجم و مفسر کے رجحانات سے بحث کی ہے۔ انہوں نے مستشرقین، معاندین ، نومسلمین ، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث، قادیانیوں اور متردین کے علاوہ دیگر حضرات کے مزاج و منہج پر روشنی ڈالی ہے اور فقہی و گروہی تعصّبات، تہذیبی عصبیتوں، عصری رجحانات، مکائد اور فریب کاریوں کی نشان دہی کی ہے۔ اس ضمن میں پکتھال، داؤد، محمد اسد اور احمد علی وغیرہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ آخر میں Review کے زیر عنوان یہ تفصیل فراہم کی ہے کہ مذکورہ ترجمہ و تفسیر کا تعارف وتبصرہ کن رسائل میں شائع ہوا ہے۔ دوسرے حصے میں مذکورہ ترجمہ و تفسیر کی طباعتی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ مثلاً یہ کہ مذکورہ ترجمہ کہاں کہاں سے اور کب شائع ہوا ہے؟ اور اس کی جلدوں اور صفحات کی تعداد کتنی ہے؟ ساتھ ہی اس کے ذریعہ یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کی عظیم لائبریریوں کے ناموں اور مکمل پتوں کا علم حاصل ہوتا ہے جہاں یہ تراجم موجود ہیں۔ اس مطالعہ سے ایک حقیقت یہ منکشف ہوئی کہ ایک ہی ترجمہ کے مختلف نسخوں میں عناوین کا اختلاف بھی ہے، مثلاً عبداللہ یوسف علی کے ۲۰۴ ایڈیشنوں میں کم از کم ۸ مختلف عنوانات ملتے ہیں (ص ۲۰۲، ۲۲۱، ۲۵۰) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ان مختلف تراجم کو کبھی متنِ قرآن کے ساتھ، کبھی بغیر متن کے اور کبھی بغیر متن تشریحی نوٹس کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

آخر میں ایک مختصر اشاریہ Select Bibliogarphy کے عنوان سے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں کتب و مقالات کی چار فہرستیں پیش کی گئی ہیں:

۱- وہ کتب و مقالات جن میں ترجمۂ قرآن کے داخلی و خارجی اسباب اور

موانع ومشکلات سے بحث کی گئی ہے۔

۲- وہ کتب ومقالات جوقرآن کے انگریزی تراجم کی کتابیات پر مشتمل ہے۔

۳- وہ کتب ومقالات جن میں انگریزی تراجم اور مترجمین کا تنقیدی مطالعہ اور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

۴- وہ کتب ومقالات جن میں انگریزی تراجم اور مترجمین کا عمومی مطالعہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل محقق نے تمام انگریزی تراجم کا براہ راست مطالعہ تنقیدی نگاہ سے کیا ہے۔ ان کے یہ مطالعات، جو کتاب میں مذکور مترجمین قرآن کی نصف تعداد کو شامل اور ریویو کی شکل میں تحریری طور پر موجود ہیں، امید ہے کہ قرآن کے کسی نئے ترجمے کے وقت مستند مرجع کا کام دیں گے۔ فاضل مصنف نے چار حضرات کے تراجم وتفاسیر کو آئندہ یورپ میں مقبول ہونے کی پیشین گوئی کی ہے۔ وہ یہ ہیں: محمد تقی الدین ہلالی (م ۱۹۹۰ء) محمد مرمدوک پکتھال (م ۱۹۳۶ء)، خان محمد عبدالحکیم (انیسویں صدی عیسوی) اور عبدالماجد دریابادی (م ۱۹۷۷ء) (ص x، ۱۵۷، ۲۰۱، ۲۲۶، ۲۷۴)۔ اس فہرست میں مولانا سید ابوالاعلی مودودی کے ترجمۂ قرآن اور تفسیر تفہیم القرآن کا اضافہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس کے انگریزی ترجمے کی جدّ وجہد میں خود مرتّب گرامی پاکستان کے پروفیسر ظفر اسحٰق انصاری کے شریک کار ہیں۔

کتاب میں جن مترجمین کے تذکرے شامل ہیں ان کے ناموں کو حروف تہجّی (Alphabet) کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس سے انگریزی ترجمہ قرآن کے زمانی تسلسل کا اندازہ لگانا مشکل ہوجاتا ہے۔ اگلے ایڈیشن میں اگر فہرست میں مترجمین ومفسّرین کے اسمائے گرامی کے سامنے زمانہ کی بھی صراحت کردی جائے تو افادیت میں اضافہ ہوگا۔ ایک چیز یہ بھی ضروری ہے کہ پوری کتاب میں Transliteration کا کوئی ایک معیار اختیار کیا جائے، تاکہ عبدالماجد کو عبدالمجید نہ پڑھا جائے، موضح القرآن اور مودح القرآن میں فرق ہوسکے (ص xxi، ۱۵۶، ۱۹۸)

خلاصہ یہ کہ فاضل مؤلف نے اس کتاب کے ذریعے ایک اہم خدمت انجام